بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ایک شخص نے اپنی بیوی سے رمضان المبارک 1440ھ میں یہ الفاظ کہے "کہ جاؤ تمہیں آزاد کیا" بیوی نے شوہر سے کہا کہ آپ نے طلاق دی ہے، توشوہر نے فوراً کہا کہ یہ الفاظ (جاؤ تمہیں آزاد کیا) ایک ہی دفعہ کہے ہیں تین دفعہ نہیں کہے ہیں۔

پھر میاں بیوی ایک ساتھ رہتے رہے یہاں تک کہ ربیع الثانی 1441ھ میں شوہر نے (جبکہ یہ خاتون اس کی بیوی نہیں رہی تھی اور عدت گزر چکی تھی) کہا کہ (تمہیں طلاق دیتاہوں، تمہیں طلاق دیتاہوں، طلاق دی)۔

گزارش یہ ہے کہ دونوں صورتوں کا حکم بیان فرمائیں، نیز اگر دونوں دوبارہ ساتھ رہنا چاہے توشریعت مطہرہ کی روشنی میں طریقہ کار بیان فرمائیں، عدت کے بارے میں بھی حکم بیان فرمائیں کہ خاتون عدت کیسے گزارے، یاعدت کے مسئلہ میں کیا کرے؟

المستفتی: عبداللہ

بمعرفت (مولانا) احسان اللہ (صاحب)

فون نمبر: 03212029345

★★

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب حامداًو مصلیاً

واضح رہے کہ "لفظ آزاد کیا ہمارے عرف میں" طلاق کے صریح الفاظ میں سے شمار کیا جاتا ہے چنانچہ شوہر جب اپنی بیوی سے یہ کہہ دے کہ "میں نے تمہیں آزاد کیا" تو اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ شوہر کو ان الفاظ سے طلاق کے واقع ہونے کا علم نہ ہو یا اس کی نیت طلاق دینے کی نہ ہو۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں اگر اس شخص نے اپنی بیوی کو ایک مرتبہ یہ الفاظ کہے کہ "جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا" تو اس سے ایک طلاقِ رجعی واقع ہو گئی، اس کے بعد جب میاں بیوی ایک ساتھ رہنے لگے تو یہ گویا شوہر نے عدت کے دوران رجوع کیا، جو کہ شرعاً درست تھا، اوراس کی وجہ سے نکاح دوبارہ برقرار رہا اور آئندہ اس کو دو طلاقوں کا اختیار باقی تھا لیکن جب شوہر نے ربیع الثانی 1441ھ میں یہ الفاظ کہے کہ "میں تمہیں طلاق دیتاہوں، میں تمہیں طلاق دیتاہوں، طلاق دی" تو ان الفاظ کے کہنے سے دوسری اور تیسری طلاق بھی واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو گئی ہے، لہذا اب نہ رجوع ہو سکتا ہے اور نہ ہی حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ مذکورہ خاتون کی عدت ربیع الثانی میں طلاق دینے کے بعد شروع ہو گی، لہذا اگر مذکورہ خاتون کو ماہواری آرہی ہے تو تین ماہواری اور اگر حاملہ ہے تو وضع حمل ہے، اور عدت شوہر کے گھر میں گزارے گی بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو، اور عدت کے دنوں میں شوہر سے مکمل پردے کا اہتمام کرنا لازم ہے، نیز عدت کے ایام کا نفقہ شوہر کے ذمہ لازم ہے۔

کما فی حاشیۃ ابن عابدین: (3/299) مکتبۃ ایچ ایم سعید:

فان سرحتک کنایة لکنه فی عرف الفرس غلب استعماله فی الصریح، فاذا قال ((رھا کردم)) ای سرحتک یقع به الرجعی مع ان اصله کنایة ایضا، وما ذاک الا لانه غلب فی عرف الفرس استعماله

دار الافتاء

فی الطلاق، وقد مر ان الصریح مالم یستعمل الا فی الطلاق من ای لغت کانت ...واما اذاتعورف استعماله فی مجرد الطلاق لا بقید کونه بائنا یتعین وقوع الرجعی به علی وجود العرف کما فی زمانهم .

وفی الفتاوی الهندیة:(379/1)مکتبہ رشیدیة:

والاصل الذی علیه الفتوی فی زماننا هذا فی الطلاق بالفارسیة انه اذا کان فیها لفظ لا یستعمل الا فی الطلاق فذلک اللفظ صریح یقع به الطلاق من غیر نیة اذا اضیف الی المراة وما کان بالفارسیة من الالفاظ ما یستعمل فی الطلاق وفی غیره فهو من کنایات الفارسیة فیکون حکمه حکم کنایات العربیة فی جمیع الاحکام کذا فی البدائع،...ولو قال الرجل لامراته تراچنک بازداشتم او بهشتم (ترکتک) او یله کردم ترا اوپای کشاده کردم ترافهذا کله تفسیرقوله طلقتک عرفا حتی یکون رجعیا ویقع بدون النیة کذا فی الخلاصة، وکان الشیخ الامام ظهیرالدین المرغینانی یفتی فی قوله بهشتم بالوقوع بلانیة وکون الواقع رجعیا ویفتی فیما سواها باشتراط النیة ویکون الواقع بائنا کذا فی الذخیرة.

وفی الدر المختار:(249،247/3)مط، ایچ ایم سعید:

صریحه مالم یستعمل الا فیه ولو بالفارشیة ویقع بها واحدة رجعیة ...وان تعمدته تخویفا لم یصدق قضاء الا اذا اشهد علیه قبله، به یفتی.

وفی امدادالاحکام:(445/2)

قلت ولفظ "آزاد کردن" من الصریح عندی فی عرف اهل الهند لا یطلقونه علی النساء الا فی معنی الطلاق۔

وفی الدر المختار-(۳/۵۳۷):

(ولا بد من سترة بينهما في البائن) لئلا يختلي بالأجنبية ومفاده إن الحائل يمنع الخلوة المحرمة (وإن ضاق المنزل عليهما أو كان الزوج فاسقا فخروجه أولى) لأن مكثها واجب لا مكثه ومفاده وجوب الحكم به ذكره الكمال (وحسن أن يجعل القاضي بينهما امرأة) ثقة ترزق من بيت المال بحر عن تلخيص الجامع

(قادرة على الحيلولة بينهما) وفي المجتبى الأفضل الحيلولة بستر ولو فاسقا بامرأته.

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

سجاد الرحمٰن عفا اللہ عنہ

بندہ سجاد الرحمٰن بن نور غنی عفی عنہما

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

19/05/1441ھ

15/01/2020ء

الجواب صحیح

احسان اللہ عفی عنہ

۱۹/۵/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

19/05/1441ھ

دارالافتاء

فتوی نمبر ۱۲۸/۴۱

مورخہ ۱۹/۵/۴۱ھ

15/1/2020

مفتی